THE ALFAZL QADIAN

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ط وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

دیں کی نصرت کیلئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقت خزاں

دُنیا میں ایک نبی آیا۔ پر دُنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

ایڈیٹر:- غلام نبی ❖ اسسٹنٹ - مہر محمد خان

نمبر ۷۵	مورخہ ۲۷ مارچ سنہ ۱۹۲۲ء	یوم دوشنبہ	مطابق ۲۷ رجب المرجب سنہ ۱۳۴۰ھ	جلد ۹

فہرست

مدینۃ المسیح ... صہ
جماعت کی تعلیم و تربیت ... صہ ۳
بُت پرست مسلمان۔
مسلمانوں کی جدوجہد مذہبی امور کیلئے ہے یا سیاسی ... صہ ۴
مکتوبات امام ... صہ ۵
ڈائری ... صہ ۶
خمخانۂ احمدیت کا ایک جام ... صہ ۷
قصیدہ عربی ... صہ
واعظ کیسے ہوں؟
حضرت مسیح موعود کی نبوت پر حضرت خلیفہ اول کی شہادت ... صہ ۱۰
اشتہارات ... صہ ۱۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے غیر احمدی علماء کو جو جلسہ پر آئے مخاطب کر کے ایک اعلان "دعوت علماء" کے عنوان سے شائع فرمایا ہے جس ... کی صداقت کے ... تحقیقات کرنے کے لئے کئی طریق پیش کئے ہیں جنہیں تبادلۂ خیالات اور بالآخر مباہلہ کی بھی دعوۃ دی گئی ہے ناظر صاحب تالیف و اشاعت کی طرف سے بھی ایک اشتہار شائع ہوا ہے جس میں غیر احمدی علماء سے تبادلہ خیالات کرنے اور ان کے اعتراضات کے جواب دینے کے لئے مستعدی ظاہر کی گئی ہے۔ ان اشتہارات کا نتیجہ اور غیر احمدیوں کے جلسہ کی مفصل کارروائی انشاء اللہ آئندہ شائع کی جائیگی ❖

وصیّتِ صادق

مکرم جناب مفتی محمد صادق صاحب کا حسب ذیل مضمون جو انہوں نے علالت کی حالت میں بطور وصیت لکھ کر بھیجا ہے جہاں ان کی قوت ایمانی کا مظہر ہے۔ وہاں نہایت رقت انگیز بھی ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ جناب مفتی صاحب کی صحت کاملہ کیلئے ... درد دل سے دعا فرمادیں۔ تاکہ خدا تعالیٰ انہیں بیش از پیش خدمت دین کی توفیق بخشے۔ اور وہ احمدیت کے جھنڈے کو مضبوطی کے ساتھ ... میں گاڑ سکیں۔ (ایڈیٹر)

اللہ تعالیٰ ایک ہی معبود حقیقی ہے جس کا کوئی شریک نہیں نہ کوئی اس کے برابر ہے۔ ... کے سوائے کوئی معبود نہیں اس عالم اور سب عالموں کا حقیقی حاکم ہے۔ سب کچھ اسی کے قبضۂ قدرت میں ہے اور اس کے حکم اور اذن کے بغیر کوئی ذرہ کچھ حرکت نہیں کر سکتا۔ ہر حیات ہر طاقت ہر قوت ہر سکون ہر حرکت اسی کی حکومت کے ماتحت ہے۔ اگر وہ نہ دے۔ تو کوئی نہیں جو ہمیں دے سکے۔ اور اگر وہ دے۔ تو کوئی نہیں جو ہم سے چھین سکے۔ اس کی دوستی۔ اس کی محبت۔ اس کی امداد۔ تمام دوستیوں محبتوں اور امدادوں سے اعلیٰ اور افضل ہے۔ خشکی پر اور سمندر پر۔ ہوا میں اور زمین میں ... آسمان پر اور پتال میں ہر جگہ اس کا امر چلتا ہے۔ مبارک ہے وہ جس نے اس کے ساتھ دل لگایا اور اس کا ہو گیا۔ اور اس نے یہ آواز سُن لی کہ میں تیرا اور تو میرا۔

اللہ تعالیٰ مجھے اور میرے دوستوں کو اور میرے محبین کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سب کو ان میں سے بنائے۔ آمین ثم آمین ٭

یعنے یورپ اور امریکہ کے نئے علوم نئے فلسفہ کو پڑھا دیکھا اور سنا ہے۔ اس کا رجحان زیادہ تر اس طرف ہے کہ انسان اپنی اندرونی طاقتوں پر بھروسہ کرے۔ اور انکی تربیت اور ترقی کرے تو اس سے وہ عظیم الشان اور معجزہ نما کام کر سکتا ہے۔ مگر یہ راہ بالکل غلط اور یہ طریق انجام کار ہلاکت کو پہنچانیوالا ہے جب تک کہ انسان اللہ پاک کی ہستی پر اعتماد کو قوی نہ کرے اور اپنی ہر طاقت اور قوت کو اس کا عطا کردہ یقین نہ کرے۔ اور اس کے حفظ دامن کے ساتھ اپنے آپ کو وابستہ نہ کرے کوئی حقیقی اصلی اور پائدار فائدہ اسکو حاصل نہ ہو گا۔

چونکہ عاجز کی طبیعت چند روز سے متواتر علیل ہے کام کاج قریباً بند ہے حضرت کے حضور دعا کیواسطے تار دیا گیا ہے اور انسان کی زندگی کا اعتبار نہیں اسواسطے مناسب سمجھتا ہوں کہ چند کلمات بطور وصیت کے لکھ دوں۔ جو ہر دو صورت میں فائدہ سے خالی نہ ہونگے اگر مقدر یہی ہے کہ میں کچھ اور اس دنیا میں ہوں تب بھی احباب کو میرے موجودہ حالات مشن سے آگاہی ہو کر آئندہ ترقیات پر غور کرنے کا موقعہ ملیگا۔ اور اگر مقدر ہے کہ میں یہاں سے چل بسوں تو دعا ہے کہ وہاں قرب رضائے الہی اور اللہ پاک کے پاک بندوں کی صحبت اور رفاقت حاصل ہو۔ اور یہی بڑا مقصد ہے۔ اور جب اجل ہو تو موت کسی غم کا موجب نہیں۔ بلکہ باعث راحت ہے۔ اللہ پاک اپنے بندوں کی ہدایت کیواسطے ہمیشہ رسول بھیجتا رہا اور بھیجتا رہیگا۔ جب کبھی انکی ضرورت ہوگی۔ محمد مصطفےٰ المجتبیٰ سب رسولوں کے سردار اور خاتم النبیین ہیں۔ قرآن پاک احکام و شریعت کی آخری کتاب اور عمل رسول پاک اور احادیث قرآن شریف کی عملی تفسیر ہیں۔ اسلام کے تمام اولیاء واجب التعظیم ہیں۔ مگر وہ سب کسی خاص وقت اور خاص مقامات کیواسطے تھے حضرت مسیح موعود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرح سارے جہان کیواسطے مبعوث تھے۔ اور بلحاظ نفس نبوت مسیح موعود ایسے ہی نبی ہیں جیسا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم و دیگر انبیاء۔ لیکن آپکی نبوت بروزی (ظلی) ہے۔ یہ بروز ظل حضرت فخر عالم سرتاج انبیاء محمد عربی کا ہے۔ مسیح موعود کا ماننا اور جماعت احمدیہ میں داخل ہونا سب کے واسطے ایسا ہی ضروری ہے جیسا ظہور فخر عالم کیوقت تمام امتوں کیواسطے لازمی اور فرض تھا کہ محمد رسول اللہ پر ایمان لاکر داخل اسلام ہوں۔ اسلام اور اہل اسلام کی آئندہ ترقی اب منحصر ہے اسبات پر کہ اللہ تعالیٰ کے اس زمانہ میں فرستادہ اور مامور حضرت احمد قادیانی پر ایمان لاکر لوگ انکی جماعت میں داخل ہوں۔ اور جو داخل نہ ہونگے۔ ان کیلئے وہی خطرہ پریشانیوں اور ذلتوں کا درپیش ہے جسمیں سے قوم یہود انیس سو سال سے گذر رہی ہے۔ سلسلہ حقہ احمدیہ میں مقام نظام خلافت منشائے الہی سے ہے۔ اور حضرت محمود ایدہ اللہ کو یہ مقام منشائے و تائید الہیہ سے حاصل ہوا ہے ٭

یہاں جسقدر حساب لین دین کا ہے وہ عزیز محمد یوسف خان صاحب احمدی پسر محمد یعقوب خان صاحب احمدی کے سپرد ہوگا ایسے وقت میں یہاں کے احمدیوں اور زیر تبلیغ مسلم اور غیر مسلم لوگوں نے جو اکثر میرے ساتھ اخلاص رکھتے ہیں کچھ چندہ کیا تو وہ چندہ بمعہ اس رقم کے جو بنک میں میرے نام ہو۔ بعد ادائگی بل و قرضے اگر کچھ بچے تو وہ سلسلہ احمدیہ کا مال ہو گا۔ اگر کم ہے۔ تو حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ اس کو ادا فرما دینگے ٭

ایسا ہی میرا تمام اسباب کتابیں کپڑے وغیرہ جو ۶ ٹرنکوں میں بند ہے۔ اور ان کے علاوہ فرنیچر اور قالین ٹائپ رائٹر پریس وغیرہ جو سب عزیز محمد یوسف خان صاحب کو معلوم ہے کہ کہاں کہاں رکھا ہے۔ سب سلسلہ کا مال ہے۔ اگر ضرورت ہو تو قرضوں کی ادائگی کیواسطے فروخت کیا جائے۔ ورنہ نئے آنے والے مشنری کے استعمال کے واسطے محفوظ رکھا جائے۔ رسالہ مسلم سن رائز بھی سلسلہ کا ہے۔ ہندوستان میں جس قدر امداد اور چندہ اس کے واسطے ہوا ہے۔ اگر یہاں پہنچ جائیگا تو امید ہے۔ انشاء اللہ رسالہ بخوبی چلتا رہیگا۔ میرے اہل و اولاد اور میرے محبین کو یہ میری وصیت ہے کہ اہل بیت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بالخصوص حضرت ام المؤمنین کے ادب و احترام کو ہمیشہ نگاہ رکھیں۔ اور اولاد مسیح موعود کی تعظیم و تکریم ہاتھ سے جانے نہ دیں۔ غیر مبائعین جب تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام لیتے ہیں۔ ان سے ناامید نہ ہوں۔ ان کو سمجھا کر راہ ہدایت میں لانے کی کوشش کرتے رہیں۔ اور ان کے آزار دہ کلمات پر صبر سے کام لیں۔ بالخصوص ان میں سے بعض لوگ اچھے آدمی تھے۔ انہوں نے مسیح موعود کی خدمات کی تھیں۔ اس معاملہ میں غلطی کھا گئے ہیں۔ اور اس غلطی کے سبب حجاب دن بدن بڑھتا چلا جاتا ہے۔ ان کی حالت پر رحم کریں غصہ نہ کریں ٭

یہاں شہر شکاگو میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک مستقل جماعت احمدی مسلمانوں کی قائم ہو چکی ہے۔ جو ہفتہ وار ایک جلسہ میں جمع ہوتے ہیں۔ اور قرآن شریف اور حدیث اور حضرت مسیح موعود کی کتابوں کا مطالعہ کرتے ہیں۔ انمیں سے بعض ایسے جوشیلے ہیں کہ بطور والنٹیر مشنری کے دوسروں کو بھی تبلیغ کرتے رہتے ہیں اور ہر مہینے ایک یا دو نئے آدمی ان کے ساتھ شامل ہو جاتے ہیں۔ ان میں ایک صاحب مسٹر رحمن بنگالی مسلمان ہیں۔ جو عاجز کے ہاتھ پر شکاگو بیعت کر کے سلسلہ میں داخل ہوئے تھے۔ اور ایک صاحب علاج الدین نام روسی باشندے ہیں۔ باقی سب امریکن اصحاب ہیں جو صاحب نئے مشنری مقرر ہوں۔ ان کے لئے لازمی ہو گا کہ گاہے گاہے اس جماعت کو روحانی قوت پہنچانے کے واسطے شکاگو جایا کریں۔ نیز ان کے ساتھ سلسلہ خط و کتابت برابر جاری رکھیں۔ شہر نیویارک میں بھی احمدی مسلمانوں کی ایک جماعت ہے۔ مگر ان سب کے یکجا ہونے کا ابھی کوئی انتظام نہیں۔ کیونکہ شہر بہت پھیلا ہوا ہے۔ اور دوست مختلف حصوں میں رہتے ہیں۔ اور کوئی مکان مشترک بھی ان کے پاس نہیں۔ اسواسطے ان کے جمع ہونے میں دقت ہے۔ شہر نیو اولینس میں جو جنوبی حصہ ملک میں واقع ہے۔ ایک بہت معزز صاحب مسٹر ماٹ نام مخلص احمدی ہیں وہ اس کوشش میں رہتے ہیں۔ کہ وہاں ایک جماعت اور ایک مسجد احمدیہ قائم کریں۔ حال میں انھوں [illegible] ہے۔ ان کے علاوہ اور مختلف شہروں میں دو دو چار چار لوگ ہیں۔ ان سب کے نام اور پتے میری کتاب فہرست اسماء میں درج ہیں۔ قریباً تین سو مرد و زن مختلف شہروں میں بذریعہ خط و کتابت زیر تبلیغ ہیں۔ جنمیں سے امید ہے کہ آہستہ

(بقیہ دیکھو صفحہ ۱۱ کالم ۳)

437

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۷ مارچ ۱۹۲۲ء

جماعت کی تعلیم و تربیت

(ناظر صاحب تعلیم و تربیت کی طرف سے)

اسلامی جماعت کی مثال ایک عظیم الشان عمارت کی سی ہے۔ جس طرح مکان کی تعمیر کے بعد اسکی حفاظت و مرمت کی ضرورت رہتی ہے۔ اور جب تک اس کا خیال نہ رکھا جائے۔ چند سالوں کے بعد تباہی اور بربادی شروع ہو جاتی ہے۔ اسی طرح اسلامی جماعت کو جو نہایت محنت اور مشقت سے تیار ہوتی ہے تعلیم اور تربیت کی ضرورت ہر وقت لگی رہتی ہے۔ اور اگر اس طرف پوری توجہ اور محنت نہ کی جائے۔ تو وہ جماعت جو دنیا کے لئے ایک نمونہ کے طور پر ہوتی ہے ایک صدی کے اندر ہی اندر اسلام کے لئے ننگ و عار ہو جاتی ہے۔ احمدی جماعت کی عبرت کے لئے اسلامی جماعتوں کے ایسے بہت سے نمونے موجود ہیں۔ اور خاص کر وہابیوں کی جماعت۔ ایک وقت تھا۔ کہ اس قوم نے اسلام کی خوب خدمت کی۔ مگر اب ان لوگوں کی حالت یہ ہے۔ کہ ان پر لفظ جماعت بھی اطلاق نہیں پاسکتا۔ اور بالکل ٹکڑے ٹکڑے ہو کر پراگندہ ہو گئے ہیں۔ اور بجائے اس کے کہ شرک کی بیخ کنی کریں مسیح ناصری علیہ السلام کی حیات پر یقین کر کے خود ایک باریک اور خطرناک شرک میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ یا کم از کم مشرکین کی تائید میں لگ گئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا ہمیں نہایت ہی شکر گذار ہونا چاہیئے کہ منصب خلافت کو قائم کر کے احمدی جماعت کو اللہ تعالیٰ نے اس انتشار اور پراگندگی سے بچا لیا۔ مگر اس بات کی سخت ضرورت ہے۔ کہ احمدیت کی دیگر خصوصیات کو قائم رکھنے کی کوشش کو نہایت ہی توجہ اور جدوجہد کے ساتھ جاری رکھا جاوے۔ تبلیغ اور اشاعت کا کام جماعت کی تعمیر ہے۔ اور آنے والی نسلوں کی تعلیم و تربیت اسکی حفاظت اور مرمت۔ جس طرح تعمیر بغیر مرمت کے فضول ہے۔ اسی طرح تبلیغ بغیر تعلیم اور تربیت کے بے سود۔

میں اس بات کو نہایت فکر کے ساتھ بیان کرتا ہوں کہ بعض اوقات دیکھا گیا ہے۔ کہ ایک جوشیلا احمدی جب فوت ہوتا ہے۔ تو اس کے فوت ہونے کے ساتھ ہی احمدیت اس کے خاندان سے رخصت ہو جاتی ہے۔ چونکہ ایسے واقعات کی تعداد ہر روز بڑھ رہی ہے اسلئے ہمیں ضرورت ہے۔ کہ اس بات کا فوراً انسداد کریں۔ ورنہ اللہ تعالیٰ اور حضرت مسیح موعود کے سامنے ہم لوگ اس بات کے ذمہ وار ہونگے۔ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے:۔ یاایھا الذین امنوا قوا انفسکم واھلیکم نارا۔ اس آیت کریمہ میں دو حکم ہیں۔ اول یہ کہ اپنے آپ کو آگ سے بچاؤ۔ دوسرا یہ کہ اپنے اہل و عیال کو آگ سے بچاؤ۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ ہمارا صرف یہی فرض نہیں ہے کہ اپنے آپ کو احمدیت میں پختہ کریں۔ بلکہ ہر احمدی کا یہ بھی فرض ہے کہ اپنے اہل و عیال۔ بیوی بچوں قریبی رشتہ داروں اور ہمسایہ میں جو کمزور احمدی ہوں۔ ان کو بھی مضبوط کرنے کی کوشش کریں۔ بے شک تبلیغ نہایت ضروری ہے لیکن اس سے بڑھکر ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ جو لوگ احمدی ہو چکے ہیں۔ انکو اور ان کی اولاد کو احمدیت پر پوری طرح سے قائم کیا جائے۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کا منشاء ہے کہ ہماری نسل بہت بڑھکر دینی جوش رکھے۔ اور اگر کوشش کی جائے۔ تو یہ بات مشکل نہیں۔ اگرچہ عام قاعدہ یہ ہے کہ بانی سلسلہ سے جس قدر لوگ دور ہوتے ہیں۔ اخلاص اور محبت میں کمزور ہوتے جاتے ہیں۔ لیکن اسکی وجہ یہی ہوتی ہے۔ کہ ماں باپ اولاد کی اصلاح کی اسقدر کوشش نہیں کرتے۔ جسقدر کہ وہ اپنی اصلاح کی کوشش کرتے ہیں۔ اگر اولاد کے متعلق ایسا ہی فکر ہو جیسا کہ اپنے نفس کے متعلق ہر ایک احمدی کو ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ احمدی جماعت کا اخلاص اور محبت روز افزوں رو بہ ترقی نہ ہو۔

اسوقت جو احمدی موجود ہیں۔ انہیں سے اکثر ایسے ہیں جو ایک جاہلیت کا زمانہ دیکھ چکے ہیں۔ اور قسم قسم کے مکروہات اور دینی سستیوں میں ملوث ہو چکے ہیں جب وہ لوگ احمدی جماعت میں آئے۔ تو ان کی مثال ایک میلے کپڑے کی طرح تھی۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل نے انکو پاک کر دیا ہے۔ اور ان کی سب میلوں کو دھو ڈالا ہے۔ جب ان کے متعلق یہ ممکن ہے۔ تو ہمارے معصوم بچے جو دنیا کی آلائشوں سے اسوقت بالکل پاک و صاف ہیں۔ اور جن کو اب تک کسی قسم کا گند چھو بھی نہیں گیا۔ انکو پاک و صاف رکھنا اور احمدیت کا شیدائی بنانا نسبتاً آسان ہے۔ لہذا ہر ایک احمدی سے میرا یہ تقاضا ہے۔ کہ وہ اپنی اولاد کے ساتھ اس قسم کی کوشش کریں۔ کہ ان کی اولاد بجائے عامیانہ رو میں بہ جانے کے اپنے والدین سے بڑھکر نیک ثابت ہو۔

اس مدعا کو حاصل کرنے کے لئے مندرجہ ذیل عملی باتیں میں جماعت کے سامنے پیش کرتا ہوں:۔

اول۔ ہر ایک شخص اپنے گھر کی خبر رکھے۔ کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیتہ۔ جب ہر ایک شخص اپنے گھر کی اصلاح کریگا۔ تو جماعت کی اصلاح خود بخود ہو جاویگی۔ اس بات میں عورتوں کا خاص طور پر دخل ہے۔ عورتوں کو عام طور پر شکایت ہوتی ہے کہ ہمیں دینی کاموں میں حصہ کم ملتا ہے۔ یہ عورتوں کے لئے ایک خاص موقعہ ہے۔ کہ اولاد کی تربیت میں حصہ لیں۔ اور اپنے مردوں کی مدد کریں۔ بلکہ مرد اگر سستی کریں تو ان کے پیچھے پڑ کر ان سے کام لیں۔ اللہ تعالیٰ نے عورت کے دل میں اولاد کی محبت زیادہ رکھی ہے۔ مگر یہ اکثر دیکھا گیا ہے۔ کہ وہ محبت زیادہ تر کھانے پلانے اور کپڑا پہنانے تک ہی محدود رہتی ہے۔ احمدی خواتین کو چاہیئے۔ کہ اس حالت سے ترقی کر کے اپنی اولاد کی روحانی خوراک اور علمی لباس کی طرف توجہ کریں۔ اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جیسا کہ احمدی مردوں نے تبلیغ اسلام میں اپنا سکہ بٹھایا ہے۔ اسی طرح احمدی خواتین تربیت اولاد میں دوسری عورتوں سے ممتاز ہو جاویں۔ یہ کوشش انفرادی رنگ میں ہوگی ؛

دوسری کوشش قومی رنگ میں ہونی چاہیئے۔ اور اس کے لئے میں یہ تجویز پیش کرتا ہوں۔ کہ جس طرح تبلیغی سکرٹری مقرر کئے گئے ہیں۔ اسی طرح تعلیم اور تربیت کے لئے بھی مختلف جماعتیں اپنے اپنے سکرٹری تجویز کریں۔ اور احمدی بچوں (جنمیں لڑکے اور لڑکیاں دونو شامل ہوں) کی تربیت اور تعلیم کا ایک شخص کو نگران مقرر کیا جائے۔ اور جو کارروائی ہو۔ اس کی اطلاع ناظر تعلیم و تربیت کو حتی الوسع پہنچتی رہے۔ اور اس کام کے لئے عموماً معمر اور تجربہ کار مرد و عورت منتخب کئے جاویں۔ جو نہایت نرمی اور محبت سے لوگوں سے کام لیں۔ اور بجائے سختی کے استقلال سے بار بار سمجھائیں۔ فذکر ان الذکریٰ تنفع المومنین اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ بار بار نصیحت کرو۔ کیونکہ بار بار نصیحت کرنے سے جماعت مستفید ہوتی ہے۔ کیونکہ تعلیم و تربیت کا کام صرف بچوں تک ہی محدود نہیں ہے۔ بلکہ بڑے لوگوں کی اصلاح کی بھی کوشش کرنی چاہیئے اور ہر ایک جماعت اس بات کی کوشش کرے۔ کہ اس کے محلوں کے معاملات میں صفائی ہو۔ وعدوں کو پورا کیا جائے۔ اور نمازیں با جماعت احسن طریق پر ادا کی جاویں۔ جمعہ کے دن اللہ تعالیٰ کا کام کیا جائے ملازموں کو اتوار کے دن چھٹی ہوتی ہے۔ دوکاندار اور زمیندار جمعہ کے دن چھٹی کیا کریں۔ اور کسی قریب کے گاؤں میں تبلیغ کے لئے نکل جائیں۔ ہر قسم کے مکروہات سے پرہیز کیا جائے۔ ہمسائے سے خواہ احمدی ہو خواہ غیر احمدی نیک سلوک ہو۔ لین دین اور دیگر معاملات میں صرف عدل ہی نہیں۔ بلکہ احسان کا طریق اختیار کیا جائے اگر صرف عدل پر زور دیا جائے۔ تو بہت سے جھگڑے پیدا ہو جاتے ہیں۔ اسلئے اللہ تعالیٰ نے احسان کا حکم دیا ہے۔ اگر باوجود اس احتیاط کے کوئی تنازعہ پیدا ہو جائے۔ تو پہلے قاضی اور امیر سے فیصلہ کرایا جائے اپیل حضرت صاحب کے پاس ہو سکتی ہے۔ پھر جو فیصلہ ہو اس پر راضی ہو جانا چاہیئے۔ آخر عدالتوں میں بھی فیصلہ کسی ایک طرف کے حق میں ہوتا ہے۔ غرض ہر طرح احمدیت کا اعلیٰ نمونہ دکھایا جاوے۔

سکرٹری تعلیم و تربیت کو چاہیئے کہ اپنی رپورٹ کم از کم ماہوار دفتر ناظر تعلیم و تربیت میں روانہ کرے۔ اس پر ناظر کا فرض ہوگا کہ تمام کارروائی حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کے پاس بیان کرے۔ ایسی خط و کتابت سے باہم شعور بھی ہوتا رہیگا۔ مرکز کے ساتھ تعلق پیدا ہوگا۔ اور حضرت صاحب لائق کارکنوں کے لئے دعا بھی فرماتے رہینگے۔ بس اس دعا پر اس اعلان کو ختم کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ سب صاحبان کو اور مجھے اس کام کے سرانجام دینے کی توفیق دے۔ آمین ؛

بت پرست مسلمان

اخبار وکیل نے ہمارے ایڈریس پر بحث کرتے ہوئے لکھا تھا کہ

"مرزا صاحب پر جو لوگ ایمان لائے وہ ایمان لانے سے پیشتر نہ تو بت پرست تھے نہ مشرک اور نہ کفار۔ جس سے اس کا مطلب یہ تھا۔ کہ حضرت مرزا صاحب جن لوگوں کی اصلاح کیلئے مبعوث ہونے کے مدعی ہیں وہ پہلے ہی مسلمان تھے۔ انہیں نہ تو کفر تھا نہ شرک اور نہ وہ بت پرست تھے۔"

وکیل کی یہ بات صداقت سے جسقدر دور ہے۔ اس کے لئے ہم پیسہ اخبار ۱۰ مارچ کا وہ لیڈنگ آرٹیکل پیش کرتے ہیں جسمیں وہ اپنے نامہ نگار کی طرف سے لکھتا ہے:۔

"ضلع کانگڑہ کے مسلمانوں کی دینی حالت نہایت ابتر ہے۔ وہ جہالت کی وجہ سے شریعت کی باتوں سے قطعاً ناواقف ہیں اور ہندو ہمسایوں کی صحبت کے اثر سے ان میں بت پرستوں کی تمام باتیں پائی جاتی ہیں۔ وہ ہندوؤں کی مانند اپنے گھروں میں بت رکھتے ہیں۔ انہیں غسل دیتے ہیں اور پہلے ان کے سامنے کھانا پیش کرتے ہیں۔ دیویوں کی مورتوں کے آگے بکروں کی بھینٹ چڑھاتے ہیں۔ اور برگزیدہ لوگوں کو فرضی ناگوں کے آستانوں پر لیجاتے ہیں۔ اور عقیدہ رکھتے ہیں کہ فرضی ناگ اپنی کرامت سے زہر کا اثر دفع کر دیگا۔ ان کا عقیدہ ہے کہ دیوی دیوتا لوگوں کو فائدہ پہنچا سکتے ہیں۔ یہ لوگ وضو کرنا تک بھی نہیں جانتے۔" جن لوگوں کی یہ حالت ہو۔ ان کے مشرک اور بت پرست ہونے میں کیسے کلام ہو سکتا ہے۔ اور یہ حالت صرف ضلع کانگڑہ کی ہی نہیں بلکہ اکثر مقامات کی ایسی ہی حالت ہے۔ چنانچہ پیسہ اخبار بھی لکھتا ہے:

"جو حالت نامہ نگار نے ضلع کانگڑہ کے مسلمانوں کی بیان کی ہے۔ وہ صد درجہ افسوسناک ہے۔ لیکن ایسی حالت کچھ کانگڑہ کے مسلمانوں کی ہی نہیں ہے۔ بلکہ ہندوستان کے اکثر مقامات کے مسلمانوں کی یہی ہے۔"

جب مسلمان کہلانیوالوں کی حالت اس درجہ افسوسناک ہو گئی ہے کہ وہ اسلام کے متعلق ایک لفظ بھی نہیں جانتے۔ دیویوں کو پوجتے اور ان کے ستھانوں پر بکرے چڑھاتے ہیں اپنے گھروں میں بت رکھتے ہیں۔ اور یہ حالت کسی ایک جگہ کی نہیں۔ بلکہ اکثر مقامات کی ہے۔ تو پھر کون عقلمند ہے۔ جو اس بات سے انکار کر سکے۔ کہ ان کی اصلاح کیلئے ایک برگزیدہ خدا کی ضرورت ہے اور یہ بننے کیلئے تیار نہ ہو کہ ایسے لوگوں سے سچے مسلمانوں کو علیحدہ کرنے کی نہایت ضرورت ہے ؛

مسلمانوں کی جد و جہد مذہبی امور کیلئے ہے یا سیاسی؟

مسلمانوں نے مسٹر گاندھی کی راہ نمائی قبول کرنے میں جو ٹھوکر کھائی ہے۔ اس کا احساس اگرچہ عام طور پر ابھی نہیں ہوا لیکن کبھی کبھی اس قسم کی آوازیں بلند ہوتی رہیں۔ جن سے پتہ لگتا ہے کہ اب انہیں اس کا احساس ہو رہا ہے رسالہ صوفی میں ایک مضمون شائع ہوا ہے جسمیں لکھا ہے کہ:۔

"اگر مسائل حاضرہ کا تعلق خالص دین سے ہے تو ہمارے لئے اس سے زیادہ شرمناک بات اور کوئی نہیں ہو سکتی۔ کہ ہمیں مہاتما گاندھی کے مشورہ کی ضرورت سمجھیں۔ اور تاوقتیکہ وہاں سے کوئی فتویٰ صادر نہ ہو جائے۔ ہم اپنے فتویٰ کی صحت پر ایمان نہ لاسکیں۔ لیکن اگر ان معاملات کا تعلق بالکل دنیا سے ہے تو پھر اس کیلئے دنیاوی اُمور کی طرح کوشش کرنا چاہیئے اور مذہب کو علیحدہ سمجھ کر جد وجہد کرنی چاہیئے۔"

اگر یہ درست ہے۔ کہ مسلمانوں کو مسئلہ خلافت اور مقامات مقدسہ کے متعلق مذہبی لحاظ سے اضطراب اور بے چینی ہے۔ اور وہ ان باتوں کو مذہبی سمجھتے ہیں تو فی الواقع ان کے لئے یہ شرم کا مقام ہے کہ اس کیلئے وہ مسٹر گاندھی کی راہ نمائی میں جد وجہد کریں۔ اور اگر ...... انکو نہیں چھوڑ سکتے۔ تو انھیں چاہیئے۔ کہ ان اُمور کو مذہبی نہ قرار دیں۔ ان میں سے ایک بات انہیں ضرور اختیار کرنی چاہیئے ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

438

مکتوباتِ امام

(۱)
دائمی نجات

نجات کے متعلق ایک صاحب کے سوال کے جواب میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے لکھا:۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ چشمہ معرفت کے الفاظ سے یہ شبہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ حضرت صاحب نے دائمی نجات کا انکار کیا ہے۔ لیکن اگر غور سے دیکھیں۔ تو یہ انکار ہے بھی نہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ انسان کو خدا تعالےٰ کے فضل اور اس کے احسان اور وعدوں کے مطابق دائمی حیات اور ابدی قرب اور وصول الی اللہ حاصل ہو گا۔ مگر کب؟ جبکہ وہ فنا فی اللہ ہو کر وحدت وجود کے مقام پر پہنچ جائے۔ پس یہ بھی درست ہے کہ خدا تعالیٰ کی صفت چاہتی ہے۔ کہ کبھی کبھی نقش موجودات کو مٹا کر صرف اسی صفت کا جلوہ ہو۔ مگر وحدت وجود کا مقام جس کے بغیر دائمی نجات ناممکن ہے اس امر کا بھی تقاضا کرتا ہے۔ کہ اس مقام کا لحاظ رکھ کر جس چیز نے اپنی شخصیت کو تو مٹا دیا۔ اور خدا میں ہو گئی۔ اس کو دائمی طور پر قائم رکھا جائے۔ پس ماسوا اللہ ضرور مٹایا جائے گا۔ اور پھر پیدا کیا جائیگا۔ اور پھر مٹا دیا جائیگا۔ اور یہ سلسلہ اسی طرح چلا جاویگا۔ مگر وہ جس نے خدا کی محبت اور اس کے قرب اور وصال کی چادر پہن لی۔ اور خدا میں پنہاں ہو گیا۔ وہ گو خدا نہیں۔ لیکن خدا کا غیر بھی نہیں۔ اس لئے وہ اس چشمہ معرفت والی عبارت سے مستثنیٰ ہے۔ مَیں نے وحدت وجود نہیں لکھا۔ بلکہ مقام وحدت وجود لکھا ہے۔ اس کو نظر انداز نہ کریں۔ وحدت وجود اور چیز ہے اور مقام وحدت وجود اور چیز ✦

(۲)
دجال کی حکومت میں رہنا

حضور نے ایک صاحب کے دجال کی حکومت کے ماتحت رہنے کے اعتراض کے متعلق مفصلہ ذیل جواب دیا:۔

دجال تو ایک صفت ہے ورنہ دجال ایسا ہی کافر ہے۔ جیسے دوسرے کافر ہیں۔ دجال اس کو اس وجہ سے کہا گیا ہے۔ کہ وہ دین کے معاملہ میں بہت فتنہ برپا کریگا۔ اور اس کی بابت یہ کہا گیا ہے۔ کہ وہ کفر کو بڑی خوبصورت شکل میں پیش کریگا۔ جب باقی کافروں کے ماتحت انبیاء رہتے آئے ہیں۔ تو اس کے ماتحت کیوں نہیں رہ سکتے حضرت عیسےٰ علیہ السلام جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مثیل تھے۔ وہ ایک بت پرست قوم کے جو سارے انبیاء کی منکر تھی ماتحت رہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے ساری عمر ایک کافر بادشاہ کے ماتحت بلکہ اس کی ملازمت میں گذاری۔ حضرت یحیٰی۔ حضرت ذکریا حضرت دانیال حضرت یرمیاہ اور اور بہت سے انبیاء کفار کی حکومت کے ماتحت رہے تیرہ سال تک رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کفار مکہ کے قوانین کے ماتحت رہے۔ مکہ کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسواسطے نہیں چھوڑا تھا۔ کہ وہاں کفار کی حکومت تھی۔ بلکہ اسواسطے کہ عمائد مکہ اسلام کے پیرووں کو تلوار سے مٹاتے تھے۔ اور مسلمانوں کو وہاں رہنے کی اجازت نہیں دیتے تھے۔ آپ نے اپنے صحابہ کو حبشہ کی طرف بھیجدیا جہاں کا بادشاہ گو آخر مسلمان ہو گیا۔ مگر پہلے عیسائی تھا۔ اگر کافروں کے ہاں رہنے کی اجازت نہ ہوتی۔ تو ایک کافر حکومت سے نکال کر دوسرے کافر کی حکومت کے ماتحت کیوں کر دیا جاتا۔ بات یہی ہے کہ اپنی حکومت سے نکلنے کی وجہ یہ نہ تھی کہ وہ کفار کی حکومت تھی۔ بلکہ یہ کہ وہ لوگ اسلام کا اظہار علی الاعلان کرنے کی اجازت نہ دیتے تھے ✦

(۳)
دو اعتراضوں کا جواب

ایک صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں لکھا کہ:۔

ایک مخالف مولوی نے ایک معزز زیر تبلیغ شخص کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اسطرح بدظن کیا۔ کہ دعویٰ تو ان کو نبی ہونے کا تھا۔ مگر انہوں نے قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق اپنی جائداد سے اپنی لڑکیوں کو شرعی حصہ نہیں دیا۔ مخالف مولوی نے یہاں تک کہا ہے کہ میں نے خود قادیان جا کر یہ بات لوگوں سے معلوم کی ہے۔

ایک اور اعتراض حضرت مسیح موعود پر کیا جاتا ہے کہ آپ نے اخبار البدر ۱۹ دسمبر ۱۹۰۷ء میں فرمایا کہ "ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گیارہ بیٹے فوت ہو گئے"۔ اور یہ صحیح نہیں۔

ان اعتراضوں کے جواب میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے قلم سے حسب ذیل سطور رقم فرمائیں:۔

جو شخص یہ کہتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود نے اپنی لڑکیوں کو ورثہ نہیں دیا۔ وہ پاگل ہے۔ شریعت تو مرنے کے بعد کسی کا ورثہ تقسیم کرتی ہے۔ اگر یہ اعتراض ہو سکتا ہے۔ تو مجھ پر۔ لیکن اس معترض کو یاد رہے کہ سرکاری کاغذات اس امر پر شاہد ہیں کہ ہم نے اپنی والدہ اور بہنوں کو ان کا شرعی حصہ ادا کیا ہے ✦

دوسرے اعتراض کا جواب یہ ہے کہ یہ ایک تاریخی مسئلہ ہے لکھنے میں گیارہ بچے کی جگہ گیارہ بیٹے لکھا گیا ہے۔ ایسی غلطیاں تو قرآن کریم کی چھپوائی میں بھی ہو جاتی ہیں۔ کیا تحریری غلطی پر وہ معترض قرآن کریم کو چھوڑ دیگا ✦

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیحؑ کی ڈائری

(یوم جمعہ ۲۷ جنوری ۱۹۲۲ء بعد نماز فجر)

سنت سرمہ کے متعلق ایک دوست نے سوال کیا کہ۔ "کیا سرمہ لگانا سنت ہے"؟ فرمایا۔ ایک سنت جو ہمارے ملک کی ہے۔ وہ تو یہ ہے لوگوں نے سنت کے عجیب معنی بنا لئے ہیں۔ میں نے حیدر آباد میں دیکھا کہ ایک شخص ریوڑیاں بڑے شوق سے کھا رہا تھا۔ میں نے پوچھا تو کہا کہ یہ سنت ہے کیونکہ مسیح موعودؑ کھایا کرتے تھے۔ تو سنت کے بڑے وسیع معنے کر لئے گئے ہیں۔

سنت کے اصلی معنے یہی ہیں کہ جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ثواب رکھا۔ اور بعض اعمال ہیں جنہیں محبت کہہ سکتے ہیں جیسے عبداللہ ابن عمرؓ کا یہ فعل کہ جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھکر پیشاب کیا وہ وہاں بیٹھکر ضرور پیشاب کرتے لوگوں نے پوچھا کیا آپ کو اسی جگہ پیشاب آتا ہے۔ تو کہا کہ یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی پیشاب کیا تھا۔ اسی طرح جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی جوتی پونچھی وہاں پہنچکر وہ بھی جوتی پونچھنے لگ جاتے یا جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ٹیک لگا کر بیٹھے تھے۔ وہیں وہ ٹیک لگاکر بیٹھ جاتے یہ اعمال محبت ہیں۔ بعض باتیں ملکی رواج کی ہوتی ہیں۔ جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لباس عربی تھا۔ یہ ضروری نہیں کہ ہر شخص ویسا ہی لباس پہنے۔

حضرت مسیح موعودؑ نے عربی نہیں ہندوستانی لباس پہنا۔ اور فرمایا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پگڑی بھی باندھتے تھے۔

بعض چیزیں طبیعت کی پسندیدہ ہوتی ہیں جیسے کدو۔ لوگ سنت سنت تو کرتے ہیں۔ مگر جب طبیعت کے خلاف ہو تو پھر رک جاتے ہیں۔ پاجامہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہنا تھا مگر یہ نہیں کہ ایسا ہی پہنا جائے بلکہ مطلب یہ کہ اس قسم کا لباس کیونکہ پتلون بھی تو پاجامہ ہے کیا وہ خلاف سنت ہوگا۔

اسی سلسلۂ کلام میں تمثیلاً یہ بات فرمائی کہ گرگابی حضرت صاحب (مسیح موعودؑ) نے پہنی تو پاؤں میں بدل بدل جاتی۔ اس لئے سرخ اور زرد دھاگے باندھ دیئے گئے ایک مخلص جو آیا تو اس نے دیکھا۔ کہ کسی نے اس طرح حضرت صاحب کی گرگابی کو بدنما کر دیا ہے اس نے دھاگے کھولدئے۔ جب دھاگے کھل گئے تو حضرت صاحب اپنی گرگابی پہچان نہ سکے۔ بلکہ فرمایا یہ میری گرگابی ہی نہیں۔ میری گرگابی پر تو دھاگے بندھے ہوئے تھے۔ پھر حضرت صاحب گرگابی زیادہ پہن نہ سکے۔

فرمایا۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ خاندانی طور پر ہمارے پاؤں بہت نرم ہیں۔

مرنے کے بعد کا ذہنی نقشہ فرمایا۔ یورپ کے لوگوں نے مرنے کے بعد کا عجیب نقشہ بنایا ہے۔ وہ ابھی سے اپنا پروگرام بھی بنا لیتے ہیں۔ کل اخبار میں مسٹر چرچل جو آج کل انگلستان کے متعلق تھا۔ وہ کہتے ہیں کہ میں مرنے کے بعد جنت میں جاؤں گا۔ تو پہلے دس لاکھ سال کا عرصہ تصویر کشی میں لگاؤں گا۔ کیونکہ رنگوں میں ابھی بڑی تحقیقات کی ضرورت باقی ہے مسٹر چرچل کی یہ خواہش بالکل بچوں کی سی ہے جیسے ایک بچہ کو کہیں کہ چل تجھے اللہ میاں کے پاس لے چلیں تو وہ بھی کہیگا۔ اچھا چلو۔ اللہ میاں سے میں کھلونے لونگا۔

یہ یورپ والے دوسروں کے خیالات مثلاً پل صراط یا جنت کی نعمتوں وغیرہ پر تو اعتراض کرتے ہیں۔ مگر خود ایسی باتیں کرتے ہیں۔

(۵ فروری ۱۹۲۲ء بعد نماز ظہر)

فقد لبثت الخ کا مطلب ایک ذکر میں فرمایا کہ لوگ فقد لبثت فیکم عمرا من قبلہ کے معنے نہیں سمجھتے اس کے معنے تو یہ ہیں کہ میری زندگی نمونہ تھی اور لوگ میری پیروی اس وقت بھی کرتے تھے جب میں نبی نہ تھا اور مجھے ایک خاص شخص سمجھکر عزت کرتے تھے اگر یہ نہیں تو یہ مطلب ہوا کہ گویا ہر ایک شخص جو خواہ کتنا ہی بے حیثیت ہو اور لوگوں نے اس کی طرف توجہ نہ کی ہو اپنے آپ کو اس بنا پر نبی کہہ سکتا ہے۔ کئی دفعہ لوگوں کو کسی کی طرف توجہ نہیں ہوتی اور اگر توجہ ہوتی ہے۔ تو محض اسکو بے حقیقت سمجھکر چشم پوشی کرتے ہیں۔

رسول کریمؐ کی سیرت فرمایا لوگوں نے نبوۃ کی حقیقت نہیں سمجھی اگر بڑھانے لگتے ہیں۔ تو اس طرح کہ خدا کی طرح بنا دیتے ہیں۔ اور اگر گھٹاتے ہیں تو معمولی شریف آدمی یا نمبردار کی طرح بنا دیتے ہیں۔ مثلاً کہتے ہیں رسولؐ نے جھوٹ نہیں بولا۔ ڈاکہ نہیں ڈالا۔ حالانکہ کوئی بھی شریف آدمی جھوٹ نہیں بولتا۔ ڈاکہ نہیں ڈالتا۔ بلکہ بتانا یہ چاہئیے کہ آپؐ کا جو دعوٰے رسالت ہے۔ اس کے مطابق آپ میں کمالات ہیں۔

پھر فرمایا کہ میرا ہمیشہ دل چاہتا ہے کہ نبی کریمؐ کی سیرۃ ایسے طریق پر لکھی جائے جس سے پڑھنے والا کتاب کو پڑھکر فوراً اس نتیجہ پر پہنچ جائے کہ آپ نبی یا رسولؐ یا خاتم النبیینؐ ہیں۔ مگر اب تک جو سیرتیں لکھی گئی ہیں ان میں آپ کو اچھا بادشاہ یا کامیاب شخص ثابت کیا جاتا ہے چاہئیے یہ کہ آپ کا جو دعوٰی ہے وہ کمالات اس کتاب میں دکھائے جائیں۔ مثلاً نپولین یا ولنگٹن یا گلیڈ سٹون کی سوانح عمریاں لکھی جاتی ہیں تو یہ لوگ چونکہ اچھے جرنیل یا اچھے مدبر تھے اس لئے مصنف ان کی انہی خصوصیات کو بیان کریگا۔ جنکو پڑھکر ایک شخص فیصلہ کریگا۔ کہ یہ شخص جرنیل یا مدبر تھا۔ یا نہیں تھا۔ اسی طرح رسول کریمؐ کی سیرت لکھنے والے کو آپ کی شان نبوت دکھانا چاہئیے فرمایا۔ مجھے فرصت نہیں میں نے کئی انگریزی خوانوں کو ادھر توجہ دلائی ہے۔

بیعت مندرجہ ذیل دو شخصوں نے بیعت کی

(۱) خوشی محمد۔ ادرحمہ شاہپور

(۲) رحمٰن۔ ادرحمہ شاہپور

(۲۷ جنوری بعد نماز جمعہ)

بیعت جمعہ کے بعد مندرجہ ذیل احباب نے بیعت کی

(۱) چوہدری لعل دین۔ سکنہ کلو سوہل۔ گورداسپور۔

(۲) شاہ نواز۔ پونچھ۔

(۳) عبدالغنی۔ ملسیان۔ جالندھر۔

(۴) الف دین۔ ازوری ضلع ریاسی جموں۔

(۵) فقیر محمد۔ ازوری ضلع ریاسی۔ جموں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۶) قائم الدین صاحب ۔ پونچھ
(۷) علی محمد صاحب ۔ ڈلہ ۔ ضلع گورداسپور
(۸) فقیر صاحب " " "
(۹) کمال الدین صاحب " " "
(۱۰) حیدر صاحب " " "

(۲۷ جنوری ۱۹۲۲ء ۔ بعد نماز عصر)

پوپ کا ذکر

پوپ کی موت کے ذکر میں فرمایا ۔ پوپ کی وجہ سے رومن کیتھولک میں مذہبی احساس زیادہ ہے ۔ فرمایا مجھے مسلمانوں پر تعجب آتا ہے ۔ کہ امیروں میں مذہب کا احساس نہیں رہا ۔ پوپ کی حیثیت کئی مسلمان بادشاہوں سے زیادہ ہے ۔ مگر وہ مذہبی آدمی ہے ۔ مسلمانوں میں جو دولتمند ہوتا ہے ۔ وہ دین کو بھول جاتا ہے ۔

پھر پوپ کے انتخاب کے طریق کے متعلق فرمایا کہ ۶۴ کارڈینل اپنے میں سے ایک کو پوپ انتخاب کرتے ہیں ۔ یہ پوپ جو مرا ہے ۔ ادنیٰ درجہ کا خیال کیا جاتا تھا ۔ اس سے پہلے کی موت پر جھگڑا ہوا ۔ مگر اسپر چونکہ جھگڑا نہ تھا اسلئے سب پارٹیاں متحد ہوگئیں ۔ ان لوگوں میں ایک ضرب المثل ہے ۔ کہ جو پوپ بن کر جاتا ہے ۔ وہ پادری بن کر آتا ہے اور جو پادری بن کر جاتا ہے ۔ وہ پوپ بن کر آتا ہے ۔

(۱۳ ۔ فروری ۱۹۲۲ء ۔ عصر)

بیعت

عبداللہ بیگ صاحب بانڈار ۔ ضلع ہزارہ
علم دین صاحب ۔ ڈیریوالہ ۔ ضلع گورداسپور

(۱۴ ۔ فروری ۱۹۲۲ء)

کفر و اسلام کے متعلق مولوی محمد علی صاحب کا عقیدہ

مولوی محمد علی صاحب نے جو لکھا تھا کہ امام ابو حنیفہ کا مذہب ہے کہ جب کوئی لا الٰہ الا اللہ کہدے ۔ پھر خواہ وہ کفر کرے یا شرک ایمان سے باہر نہیں ہوتا ۔ اس کے متعلق ذکر آیا ۔ فرمایا کہ اس سے تو اسلام پر وہ مثل صادق آگئی ۔ کہ کسی نے ریچھ کو کمبل سمجھ کر اٹھانا چاہا ۔ اور ریچھ نے اُسے پکڑ لیا جب دیر لگی ۔ تو اس کے ساتھی نے کہا ۔ اگر نہیں اٹھایا جاتا تو چھوڑ کر آجاؤ ۔ اس پر اس نے کہا ۔ میں تو کمبل کو چھوڑتا ہوں پر کمبل مجھے نہیں چھوڑتا ۔

اس عقیدہ کے رُو سے گویا اسلام گلے پڑا ہوا پھر اُتر نہیں سکتا ۔ خواہ انسان کچھ کرے ۔

(۱۵ ۔ فروری ۱۹۲۲ء عصر)

ہمیں کیسے آدمیوں کی ضرورت ہے

اس ذکر میں کہ ہمارے جو علماء ہیں ۔ وہ انگریزی نہیں جانتے اور انگریزی جانتے ہیں ۔ وہ بالعموم عربی فارسی نہیں جانتے ۔ فرمایا کہ اگر ہم نے مشرق وسطیٰ اور مشرق قریب پر قبضہ کرنا ہے ۔ تو ہمارے لئے ضروری ہے ۔ کہ ہم میں عربی انگریزی اور فارسی انگریزی جاننے والے پیدا ہوں ۔

(۱۷ ۔ فروری ۱۹۲۲ء بعد نماز جمعہ)

بیعت

(۱) شاہ ولی صاحب ۔ کنڈر کشمیر
(۲) امام الدین صاحب ارائیں ننگل متصل قادیان
(۳) فضل الدین صاحب کمہار ۔ قادیان ضلع گورداسپور
(۴) فضل حق ولد فتح علی صاحب ڈھوکر جمال ضلع جہلم

خمخانۂ احمدیت کا ایک جامِ عرفان

گورنمنٹ سکول شیموگہ کے طلباء اعلیٰ کیلئے ذیل کی نظم لکھی گئی جسمیں شناخت کے پانچ ذرائع وقت ۔ نام ۔ مقام ۔ کام ۔ حلیہ پیش نظر رکھ کر صداقت حضور مہدی احمد جری اللہ صلے اللہ تعالیٰ علی محمدہ وعلیہ وسلم بالاختصار ظاہر کی گئی ہے ۔

اے عزیزو! بخلوص نعمت ہے
ہاں یہی گنج آسمانی ہے
مصطفیٰ کے ہیں غلام مہدی
"وہ نبی" تاجدار روحانی
سارے نبیوں کا بادشاہ ہے وہ
اسکے عاشق خدا کے پیارے ہیں
بڑھ کے خورشید سے ہے تابندہ
وہی زندہ نبی ہے دنیا میں
اب بھی ہاں ہے فیضِ باری ہے
موج اُٹھتی ہے بحرِ رحمت میں
کہو دیکھا سنا ہے تم نے کہاں
ہم نے ممکن یہ ماجرا دیکھا

پاس اپنے جو دیں کی دولت ہے
ہاں یہی لطفِ جاودانی ہے
داخلِ مجلسِ کرام ہوئے
ہے جو بیعت [illegible]
دین و دنیا کی اک بنا ہے وہ
فلکِ اہتدا کے تارے ہیں
وہی زندہ ہے تا ابد زندہ
شافع الخلق ہے جو عقبیٰ میں
اس کا دریائے فیض جاری ہے
جوش ہے چشمۂ نبوت میں
کہ پیاسے کے پاس آئے کنواں
جلوۂ شانِ مصطفیٰ دیکھا

اب محمدؐ ہے رنگ احمدؐ میں
شاہ عالی مقام آپہنچا
وہی محبوب و دلربا آیا
جس کی قرآں میں بشارت ہے
تھی خبر آخرین منہم میں
پھر احادیث میں روایت تھی
کُل حدیثوں میں صاف فرمایا

یعنی مہدی کی ذاتِ امجد میں
لیکے وحدت کا جام آپہنچا
اپنا موعود پیشوا آیا
دیکھ لے وہ جسے بصارت ہے
کہ پھر آتا ہے "وہ نبی" تم میں
سارے عالم میں جسکی شہرت تھی
کہ حبیبِ خدا نے فرمایا

کَیْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ فِیْکُمْ
اِبْنُ مَرْیَمَ اِمَامُکُمْ مِنْکُمْ

پانچ پہچان از روئے عقل
یوں ہی مہدی کی آپ پہچانیں
مصطفیٰ نے وہ لطف فرمایا
وقتِ آمد بتادیا اس کا
یعنی جب چودھویں صدی ہوگی
پھر بتایا مقام احمدؐ کا
قادیاں جس کو کہتے ہیں گی دی
کام سب کچھ بتادئے اسکے
شکل بھی ہے اور یہی بتلائی
شکل تک صاف صاف بتلائی
یہ بیانِ حبیبِ یزداں ہے
جلوہ دکھلائیگا تمہیں وہ یوں
سُرمگیں نیم باز آنکھیں ہیں
اس زبان میں ذرا سی لکنت ہے
قلب ایماں پر جو سماتی ہے
قادیانی کہو کہ فارانی
مدنی چاند کی تجلی ہے
بات جب اس کی یاد آتی ہے
سینہ میں نقشِ حق جماتی ہے
اسکے منکر جو بات کہتے ہیں
بات جب ہو کے سیدھے ہیں آئیں
مجھ سے اس دلربا کا حال سنیں
آنکھ چھوٹی تو خیر کان سہی
کدعہ سے ہم جو لائے شیموگہ
اس محبت کو با صفا سمجھے

وقت و نام و مقام و کام و شکل
اپنا موعود بالیقیں جانیں
احمدؐ کا ہر اک نشان بتلایا
نام احمدؐ بتادیا اُس کا
ساتھ ہی بعثت احمدی ہوگی
مہدی پاک کدعہ میں ہوگا
کدعہ کی ہے یہی تو آبادی
سارے منصب بتادئے اسکے
وہ نبی اور امتی بھی ہے
جس سے ہر بات فیصلہ پائی
گو وہ اک کوکبِ درخشاں ہے
بال سیدھے ہیں رنگ گندم گوں
"مخمور و نیم باز آنکھیں ہیں"
بات جس کی خدا کی قدرت ہے
جاں کو بھاتی ہے دل لبھاتی ہے
ایک ہے اپنا دلبر جانی
دلِ عشاق کی تسلی ہے
یاد سے اس کی روح جاتی ہے
دل سے غیرِ خدا بھلاتی ہے
یونہی اک اچھا سا کہتے ہیں
میرے منہ پر وہ بات کہہ جائیں
مجھ سے وہ صورتِ جمال سنیں
نہ سہی یونہی امتحان سہی
جامِ عرفاں بجائے شیموگہ
جو نہ سمجھے [illegible]

[illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

القصيدة العربية

تموج عشق کی ایک ساعت

(از مولوی غلام رسول صاحب راجیکی)

اقول ووجدے فوق وجد المتيم
وانی من العشاق فرد ومنزلی
وعشقی علا موج البحار تموّجاً
ولی فطرة تعلو القلال وعندها
ونفسی انا ها قستها فی فداءها
ولی همة تهوی النفوس علوها
ولا تذكروا عندی جمالاً فاننی
له طلعة تصبی القلوب بحسنها
وما ان اری وجهاً حسيناً كوجهه
رايت وجوهاً ثم آثرت وجهه
وعينی رأت اجلى اللآلی اناقة
وقالوا ضياء الشمس اجلى جلالها
ولم يعرفوا القمران من نور حسنه
ولولاه لم تبد الخلائق كلها
ولولاه لم يوجد من الخلق اثره
ولا من جمال النيرين ونوره
ولا فی اللآلی حسنها المتلألا
ولا جذبة للصب من غوجيبه
ولا سيم [illegible] شذاه المهرّج
ولا نسيم [illegible] بها ورقاءنا
فنفسی فدت حباً تعالت شئونه
وقالوا ملوم مستهام لحبه
ولم يطلع منهم على سر حالتی
وانی انا المخفی من عين حاسدٍ
وما اخطئت فيما عرفت فراستی
واعطيت جذب الحق مثل بلالنا
وحبی حبيب الله خير الخلائق
وهل من حبيب من يضاهی محمداً
وانی فديتك يا مسيح محمدٍ
عرفناك [illegible] و محمدٌ

تباريح شوقی لا يعنيها تكلمی
بعيدٌ الى اقصى المنازل السمی
وهل عند بحری قطرة موج قلزم
اشم الجبال كخردل متهضم
ولی لذة فی السبل عند التألم
فتلتذ منها بالفداء وبالدم
غنی بحب ذی جمال مطهم
له مدحة من كل حسن وميسم
وما ان اری حسناً لحسن المواسم
وهل مثله فی الدهر للمتوسم
فعافت اذا ما التمست من مقسم
وبور جمال البدر ابهى العوالم
كذرة شیء او كلمحة مبسم
ولم تخلق الافلاك والارض والسمی
ولا ما بدا من عالم ومعالم
ولا من بهاء فی الحسان وميسم
ولا للمعالی حظ وجه مكرم
ولا الفة مع لوعة وتوصم
ولا نطق تهن بحج من المترنم
ولا ما حمامتنا به من تنغم
ووجهاً احب جماله بتوسم
ولم لعو فما ذرق وحظ تنعمی
عرفت ولا شهم ولم يتفهم
وحبی لبعد منه اخفى كانجم
ورائی مصيب فكره لم يسقم
واعطيت كالصديق نور توسم
وحبی نبی الله بحر المكارم
وهل مثل احمد من محب مكرم
رأينا بوجهك كل نور مكتم
ووجه المهيمن لاح من وجه السمی

وانت الذی بك بشر الرسل كلهم
وانت الذی اثنى عليه محمدٌ
وانت الذی بوركت من كل بركة
وانت الذی حلى الزمان قدومه
وانت الذی يحيى الشريعة والهدى
وعادت رياض الدين غضاً نضارة
وقد بدلت ايام كل غوست
وقد جدد الله ورانت والارض والسما
تجلت به للخلق طلعة ربنا
رأينا به وجه النبيين كلهم
وجاء بآيات الصدق اقتر كلها
سعيدٌ اتاه مصدقاً وموالياً
وطوبى لمن وافى مسيح محمدٍ
وويل لمن ولّى وادبر منكراً
يقولون يأتينا المسيح بنفسه
وها هو حی فی السماء بجسمه
وقد مات من اى المسمين مسيحهم
ومن جاءهم بالحق هم ينكرونه
وقالوا نعم اذ قيل مات محمد
وقد جاء فی القرآن ذكر وفاته
حيات المسيح اليوم سم عقيدة
وعون لتثليث النصارى نصرهم
ومن كان موعوداً وينتظرونه
وها هو من ابناء فارس جاءنا
وقالوا هو الدجال دعواه فرية
ولم يعلموا ان الرسول محمداً
وكل نبی كان مظهر شانه
واتباعه كالانبياء تشابها
وهب فی مماثلة المسيح الوفهم
له عزة لا توهبن لغيره
وشتان ما بين المسيح المحمدی
فان المسيح الموسوی اتى هدى
وعين اليهود فللمسيح كليلة
واحمدنا الهندی مسيح محمد

الى سيد الكونين من عهد آدم
واوصى لتسليم له كل مسلم
وانت الذی اكرمت من كل مكرم
ببعثة الزهراء من هز موسم
وجدد دين الله بعد التردم
بيمنك يا غيث العطا والمراحم
بايام اسعاد ورشد ومكرم
بما جاء للتجديد هادی العوالم
ولاحت به آياته للعوالم
عرفنا به الرسل الكرام لمقدم
بما جاء رسل الله نفع العالم
شقی هذا كضال وهائم
والغاه بحر النور عند التوسم
ورآه على المختال لم يستسلم
وذلك موعود بآثار مقدم
وينزل فينا عند رزء الصوارم
ومن كان موعوداً فذلك من سمی
ومن مات بالتحقيق يدعون كالحی
وثالوا الغيظ عند نعی ابن مريم
ومن يأتنا للحق بالحق يفهم
لبطلانها بالنص رغم لمسلم
وذلك شرك بالذی ما له سمی
هو الفرد منا فی شئون ابن مريم
مسمى ومحيا بآيات مقدم
وانّى له شان المسيح المعظم
له اىّ شان فی الورى بتكرم
كجزء من الاجزاء غير متمم
ومنهم مثيل جميعهم بتقدم
واحمد خير منه شاناً واكرم
له رفعة لا توجدن لمكرم
وبين المسيح الموسوی المكلم
لقوم واخر رحمة للعوالم
فمن مثلهم انى لهم من توسم
احد سيوف الله عند الملاحم

440

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وانا قتلنا الكافرين جميعهم
ونحن رجال الله حقا وعندنا
وشلّمت وجوه الكافرين بظلمهم
كنغنا ضية هم نضنضوا بتغيظ
وهم قد تراءوا اناسي صورة
لقد كفروا اذ قبلنا صداقة
واذ وابايمان وتصديق مادعى
وجرح السنان له اللئام بمرهم
وبغض عباد الله سمّ مدمرٌ
ونحن كماة الله صحب نبيه
ونحي لدين الله نسعى لامره
ونسقى بلاد الله ماء من الهدى
نباهي بأن الله فينا رسوله
وطوبى للارض المعند فيهما نزول
وطوبى لعين قد راته تودّد
وطوبى لعزمي للفداء تعشقا
وادعو دعاء الحب للحق والفدا
الى ان اكون صبابة وتعشقا
وما ادفى العشاق كان كقطرة

يسيعف الادلة عند والتقام
سيوفت بمستاة احد الصوارم
فمنهم عليهم ماترون عليهم
لهم من حفيف كالطف بتقدم
وهم كالعقارب سيرة والزراقم
مسيح المهيمن مقتدا ئي كل مسلم
وسبوا وعابوا كلنا كالمكلم
وجرح اللسان فماله من مراهم
واشأمر للتدبير من عطر منشم
واظلاله في الخلق للمتوسم
فذوق لنا في السبل عند التألم
كخبيث يخبث الخلق عند التقدم
وفينا مسيح الخلق هاد ي العوالم
وطوبى لقوم سخر لبه لكم
وطوبى لقلب فيه حب المواسم
ونفسي فدت وجه الحبيب المكرم
وشدة لوع والجوى والتضرم
كسابح بحار او كغواص قلزم
وما ادنيتن يكون كالبحر واليم

واعظ کیسے ہوں!

فرمایا "حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کا نمونہ دیکھنا چاہیئے۔ وہ ایسے نہ تھے کہ کچھ دین کے ہوں اور کچھ دنیا کے۔ بلکہ وہ خالص دین کے بنگئے تھے۔ اور اپنا جان و مال سب اسلام پر قربان کر چکے تھے۔ ایسے ہی آدمی ہونے چاہیئں۔ جو سلسلہ کیواسطے مبلغین اور واعظین مقرر کئے جائیں۔ وہ قانع ہونے چاہیئں۔ اور دولت و مال کا انکو فکر نہ ہو۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کو تبلیغ کیواسطے بھیجتے تھے۔ تو وہ حکم پاتے ہی چل پڑتا ہے نہ سفر خرچ مانگتا تھا اور نہ گھوڑوں کے افلاس کا عذر پیش کرتا تھا۔ یہ کام اس سے ہو سکتا ہے جو اپنی زندگی کو اس کیلئے وقف کرو ہے یہ متقی کو خدا تعالیٰ آپ مدد دیتا ہے۔ ورنہ خدا کیواسطے تنگ زندگی کو اپنے لئے گوارا کرتا ہے۔ اگر وہ بہت سے لوگ اکھٹے کئے ہیں۔ مگر جب کچھ بھی ملونی دنیا کی ساتھ ہو تو انکی مثال ایسی ہے جیسا کہ پانی میں تھوڑا سا پیشاب مل گیا ہو۔ خدا اسکو پیار کرتا ہے۔ جو خالص دین کیواسطے ہو جائے ہم چاہتے ہیں کہ کچھ آدمی ایسے منتخب کئے جائیں۔ جو تبلیغ کے کام کیواسطے اپنے آپ کو وقف کر دیں اور دوسری کسی بات سے غرض نہ رکھیں ہر قسم کے مصائب اٹھائیں اور ہر جگہ پر جائیں اور خدا کی باتیں پہنچائیں۔ صبر اور تحمل سے کام لینے والے آدمی ہوں۔ انکی طبیعتوں میں جوش نہ ہو۔ ہر ایک سخت کلامی اور گالی کو سنکر آگے نرمی کے ساتھ جواب دینے کی طاقت رکھتے ہوں۔ جہاں دیکھیں کہ شرارت کا خوف ہے۔ وہاں سے چلے جائیں۔ اور فتنہ و فساد کے درمیان اپنے آپ کو نہ ڈالیں۔ اور جہاں دیکھیں کہ کوئی سعید آدمی انکی بات سنتا ہے۔ ہمکو نرمی سے سمجھائیں۔ اور جلسوں اور مباحثوں کے اکھاڑوں سے پرہیز کریں۔ کیونکہ اسطرح فتنہ کا خوف ہوتا ہے۔ آہستگی اور خوش خلقی سے اپنا کام کرتے چلے جائیں۔" حضرت مسیح موعود ۴

(۱۹۰۷ء)

حضرت مسیح موعودؑ کی نبوت

حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کی شہادت

خدا رحم کرے۔ ہمارے پیغامی بھائیوں پر کہ حضرت مسیح موعود کی نبوت سے انکار کرتے ہوئے آپ کے معجزات اور اعجازی کلام سے جو بڑی تحدی کے ساتھ دنیا کے سامنے چیلنج کے طور پر پیش کئے گئے۔ یا ایک ربانی تحدی بتاتے ہیں۔ اور یہ بیّن اور صریح نتیجہ ہے اس مخالفت کا جو یہ لوگ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے مقابلہ میں کر رہے ہیں۔ ذیل میں ایک حوالہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی کتاب نور الدین سے جو بعنوان "ایک نہایت لطیف اور ضروری نکتہ" درج ہے نقل کیا جاتا ہے۔ جس سے حضرت مسیح موعود کی نبوت کی صداقت اظہر من الشمس ہے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ تحریر فرماتے ہیں:-

"میں نے اس مضمون کو قبل از نماز عشاء حضرت امام ہمام خلیفۃ اللہ مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں پیش کیا۔ آپ نے فرمایا۔ ان اعتراضوں کی اصل ہے۔ معجزات اور خوارق کا انکار۔ یہ لوگ اسی ایک دہی میں ان تمام ہزاروں معجزات کو شامل کرتے ہیں۔ جو ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے ظہور میں آئے۔ ... لوگ اور ... کے دل و دماغ کے نیچری بھی بدقسمتی سے اسی قسم کے اعتراضوں یا وسوسوں میں مبتلا ہیں۔ اور جہاں کسی معجزے کا ذکر ہوا۔ اسے ہنسی اور ٹھٹھے میں اُڑا دیا۔ اسوقت مناسب یہ ہے کہ ان تمام سوالات کا ایک ہی جواب بڑی قوت اور تحدی سے دیا جاوے کہ جس قدر معجزات اور خوارق انبیاء علیہم السلام کے اور ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قرآن میں مذکور ہیں۔ ان سب کے صدق اور حقیقت کے ثابت کرنے کے لئے آج اس زمانہ میں ایک شخص موجود ہے۔ جس کا یہ دعویٰ ہے۔ کہ اسے وہ تمام طاقتیں کامل طور پر خدا تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوئی ہیں جو انبیاء علیہم السلام کو ملی تھیں۔ جو عجائبات خدا تعالیٰ نے حضرت ابراہیم اور موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ پر منکروں کو دکھائے۔ وہی عجائبات زندہ اور قادر خدا آج اس کے ہاتھوں پر دکھانے کو موجود اور تیار ہے۔ کوئی ہے۔ جو آزمائش کے لئے قدم اٹھائے" (نور الدین صفحہ ۱۲۵ بجواب سوال ۲۸ دہریہ)

مندرجہ بالا چند سطور سے صاف ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح کا یہ دعویٰ ہے کہ جس قدر معجزات اور خوارق انبیاء علیہ السلام کے اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے قرآن میں مذکور ہیں۔ ان سب کیلئے صدق اور حقیقت کو اپنے ہزاروں معجزات اور خوارق سے ثابت کرنے کے لئے آپ مبعوث ہوئے۔ اس سے آپ کی نبوت بیّن طور سے ثابت ہوتی ہے کیونکہ آپ نے اپنے آپ کو جماعت انبیاء میں داخل کیا ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول کا اسوقت نبوت مسیح موعود کے بارے میں کیا عقیدہ تھا۔

عبد المجید قریشی از رائے سینا دہلی ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اشتہارات

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

چند مفید انگریزی کتب

احمد سوانح عمری حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مؤلفہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ ۸/

احمد۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات میں سے حضرتؑ کی سوانح ۸/

احمدی و غیر احمدی میں فرق ۲/

احمدی جماعت نے گورنمنٹ کی کیا کیا خدمات کیں ۳/

امام آف دی ایج اس میں دس ہزار روپیہ بطور انعام پیش کیا گیا ہے ۴/

سچی کامیابی کے اصول کا طریق ۱۰/

فہرست کتب مفت اور سلسلہ احمدیہ کی کتب ملنے کا مختصر پتہ "کتاب گھر قادیان"

چاندی کے خوشنما موتی

جنکو جناب اکمل صاحب منیجر الفضل نے پسند فرما کر سب صاحب چمکدار گول سچے موتیوں کے مشابہ کنٹھی اور ہار بنانے کیلئے ولایت بھیجا ہے نیز رسالہ رہنمائے تعلیم لاہور کے ایڈیٹر صاحب اپنے ریویو کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ "یہ موتی خالص چاندی کے نہایت ہی خوشنما اور چمکدار ہیں۔ دلفریبی خوشنمائی اور نفاست انکیں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔ پائداری۔ چمک اور خوبصورتی میں اصلی موتیوں کو شرماتے ہیں۔ عمدگی نزاکت اور آبداری میں اپنے نظیر آپ ہیں۔ ہار اور کنٹھی بنانے کیلئے ان کے درمیان سوراخ ہیں" اسی طرح چالیس اخبارات نے اپنے ریویو میں انکی تعریف لکھی ہے۔ اور موجودہ قیمت کم بتائی ہے۔ قیمت فی درجن ہے۔ اگر موتی اشتہار کے مطابق نہ ہوں تو واپس کر کے معہ محصول اپنی قیمت منگا لیں۔ الیس اللہ بکاف عبدہ لکھا ہوا چاندی ۵ کے ٹکٹ بھیجکر مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے فوٹو والی انگوٹھی ۹ کے اور صرف دو ورق پر پورا لکھا ہوا قرآن شریف عہ بھیجکر منگالو۔

منیجر کارخانہ سودیشی موتی پانی پت ضلع کرنال ۲

نارتھ ویسٹرن ریلوے

لاہور چھاؤنی شرقی و غربی کے ناموں میں تبدیلی

یکم اپریل ۱۹۲۲ء سے لاہور چھاؤنی شرقی اور لاہور چھاؤنی غربی کے ریلوے سٹیشنوں کے ناموں میں یہ تبدیلی کی جائیگی۔ کہ لاہور چھاؤنی شرقی ریلوے سٹیشن کا نام مغل پورہ اور لاہور چھاؤنی غربی ریلوے سٹیشن کا نام لاہور چھاؤنی ہوگا

دستخط اے ٹی سٹول
ٹریفک منیجر

۷ر فروری ۱۹۲۲ء

تشحیذ الاذہان کے گذشتہ فائل

جنمیں غیر مبائعین۔ آریہ۔ عیسائی۔ غیر احمدیوں کے بارے میں نہایت مکمل ذخیرہ ہے۔ ۱۹۰۶ء سے لیکر ۱۹۲۱ء تک ۱۶ سال کے فائلوں کی قیمت للعہ/ مباحثہ سرگودہا مباحثہ بمبئی۔ نزول المسیح [illegible]

تجرید بخاری اردو

"صحیح بخاری" اَصَحُّ الْکُتُبِ بَعْدَ کِتَابِ اللّٰہ تسلیم کی جاتی ہے۔ مگر امام بخاری نے شہرت روایت کے ثبوت میں ہر مضمون کی کئی کئی نامکمل و ناتمام حدیثیں بھی درج کردی ہیں پھر عن فلاں وعن فلاں کی ترتیب نے کتاب کو اور بھی طویل کردیا جس سے اختلاف وقت اور پریشانی لازمی ہو جاتی ہے۔ الحمد للہ کہ **نویں صدی ہجری میں علامہ حسین بن مبارک زبیدی نے** بکمال محنت پہلے تو بخاری کی مستند متصل حدیثوں کو یکجا کیا۔ اور پھر ان میں سے بھی ہر ایک مضمون کی صرف ایک ایک ایسی جامع اور حاوی حدیث انتخاب فرمائی۔ کہ پھر کسی دوسری کی ضرورت نہ رہے۔ چنانچہ علمائے عرب و شام نے مصنف کو اپنی سندیں عطا فرمائیں۔ اسی دریا بکوزہ عربی تجرید البخاری (مطبوعہ مصر) کا یہ سلیس اردو ترجمہ اعلیٰ ولایتی کاغذ پر چھاپا گیا ہے جسے دیکھ کر ظاہر بینوں کو حیرت ہو جاتی ہے کہ اتنی بڑی کتاب کا اتنا مختصر انتخاب عاشقان کلام رسول مقبول صلعم کے لئے ایک بیش بہا تحفہ ہے حجم سوا پانچسو صفحے۔ **قیمت** صہ/ محصول ڈاک ۸/

دیوان فیضی فیاضی

ملک الشعراء دربار اکبری کا کلام بلاغت نظام جو ایک پرانے نسخے سے بعد تصحیح تصحیح چھاپا گیا ہے۔ حکمت و تصوف کا دریا جس کے ہر شعر پر وجد ہو جائے۔ حجم سوا سو صفحہ مجلد **قیمت** عہ/ محصول ڈاک ۴/

ملنے کا پتہ:-

مولوی فیروز الدین اینڈ سنز پبلشرز متصل کٹڑہ ولی شاہ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان کی خبریں

زمیندار کا مقدمہ ۱۸ مارچ اخبار زمیندار کے ایڈیٹر پرنٹر اور پبلشر کا مقدمہ پیش ہوا۔ استغاثہ کے گواہ گذرے حافظ سلطان احمد پبلشر نے جرم کا اقبال کرتے ہوئے گورنمنٹ اور عدالت سے معافی کی درخواست کی۔

وزیریوں کا حملہ اخبار پائنیر رقمطراز ہے کہ سال کا یہ وقت ہے۔ جب قبائل کے دماغوں میں کسی قدر حملے کا خیال عود کر آتا ہے۔ چنانچہ گومال وادی میں سپین جی کے قریب دو سو وزیریوں نے گذشتہ ہفتہ ایک سول بدرقہ پر حملہ کیا۔ جو دانا کو ذخائر اور روپیہ لیجا رہا تھا۔ بدرقہ نے مقابلہ کیا۔ مگر غنیم کی تعداد زیادہ ہونے کی وجہ سے مغلوب ہو گیا۔ حملہ آور پانچہزار روپیہ نقد جو کہ اونٹوں پر لدا ہوا تھا۔ اور تمام ذخائر لے گئے۔ ہمارا ایک حوالدار ہلاک اور ایک خاصہ دار سپاہی زخمی ہوا۔

شہنشاہ معظم کا یوم ولادت چیف کمشنر صوبہ دہلی نے اعلان کیا ہے۔ کہ ۳ جون ۱۹۲۲ء کو ہفتہ کے روز بادشاہ سلامت کے یوم ولادت کی عام تعطیل ہوگی۔ اور اس روز صوبہ دہلی کے تمام دفاتر بند ہونگے۔

اکالیوں کے خلاف الزامات حکومت پنجاب کا اعلان مورخہ ۱۷ مارچ مظہر ہے کہ راجہ جنگ کے گاؤں سے شکایات موصول ہوئی ہیں کہ وہاں مسلمانوں کو سکھ لوگ اذان سے روک رہے ہیں۔ پنجشنبہ کو پنجاب کونسل کا ایک رکن منٹگمری سے لاہور کو آرہا تھا۔ اس نے دیکھا کہ دو اکالی اس گاڑی میں چڑھے۔ جو خواتین کے واسطے مخصوص تھی جب ایک شخص نے انہیں منع کیا تو انہوں نے اس شخص کے تھپڑ رسید کیا۔

پرنس آف ویلز کولمبو میں کولمبو۔ ۲۱ مارچ۔ آج صبح شاہزادہ ویلز کا شاندار خیر مقدم کیا گیا۔ گودی میں استقبال کے بعد ہز رائل ہائینس کا جلوس نکلا جو ۲½ میل لمبا تھا۔ اور بازاروں میں سے گذرا جہاں لوگ بھرے ہوئے تھے۔ شہزادہ موصوف کا پروگرام یہاں اتنا تکلیف دہ نہیں۔ کیونکہ مقصود ہے کہ انہیں آرام دیا جائے۔ اور انہیں یہاں تفریح کا کافی وقت مل جائے۔

کرپان سے مسلح ڈاکو ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ موضع دھاریوال ضلع امرتسر میں ۷ مارچ ۱۹۲۲ء کو سات یا آٹھ آدمیوں نے جو کالی پگڑی باندھے ہوئے اور کرپان سے مسلح تھے ڈاکہ ڈالا۔

مسٹر ظفر علی پر نالش:۔ مسٹر ظفر علی خاں مالک "زمیندار" پر مسٹر آئنس مونگر سابق سپرنٹنڈنٹ پولیس لاہور نے "زمیندار" کے ایک مضمون کی بنا پر ازالہ حیثیت عرفی کا دعوے کیا ہے۔

پوسٹ کارڈوں کی قیمت میں اضافہ یکم اپریل آئندہ سے پوسٹ کارڈ کی قیمت دو پیسے ہوجائیگی اور ہر ½ ۲ تولہ وزن کے لفافہ کا محصول ایک آنہ ہو جائیگا اور ہر ½ ۲ زاید تولہ یا اس کے کسی حصہ پر بھی ایک آنہ محصول لگایا جائیگا۔

شہزادہ ویلز کے مشاغل لنکا میں کولمبو۔ ۲۲ مارچ شہزادہ ویلز نے سیلون لائٹ انفنٹری کو جو آغاز جنگ میں بنائی گئی تھی کلرز (فوجی نشانات) تقسیم کئے اور فوجیوں کا معائنہ کیا۔ اس کے بعد سرکاری پروگرام ختم ہو گیا۔

لیجسلیٹو اسمبلی میں گورنری بہار کا ذکر دہلی ۲۰ مارچ لیجسلیٹو اسمبلی کے جلسہ میں اجلاس کی کارروائی شروع ہونے سے قبل لالہ گردھاری لال نے تحریک کی کہ اجلاس کو ملتوی کر دیا جائے اسلئے کہ گورنمنٹ نے سر ہنری ویلر کو صوبہ بہار کی گورنری کیلئے نامزد کیا ہے اور یہ اس شاہی اعلان کے مقصد کے بالکل خلاف ہے جس میں عہد کیا گیا تھا۔ کہ اعلیٰ عہدوں پر ہندوستانیوں کو زیادہ تعداد میں مقرر کیا جائیگا۔ پریسیڈنٹ نے لالہ گردھاری لال سے دریافت کیا کہ انکو کس ذریعہ سے معلوم ہوا کہ بہار کی گورنری کیلئے سر ہنری ویلر نامزد ہوئے ہیں۔ تو انہوں نے اس کے جواب میں کہا کہ انھیں اخبار لیڈر سے ایسا معلوم ہوا ہے پریسیڈنٹ نے کہا کہ اس قسم کے تقررات لیڈر کے اختیار میں نہیں ہیں۔ (اس جملہ پر اسمبلی میں قہقہہ لگا) سر ولیم وِنسنٹ نے گورنمنٹ کی جانب سے کہا کہ انھیں ابھی تک اس قسم کی کوئی اطلاع نہیں ملی ہے۔ پریسیڈنٹ نے مسٹر گردھاری لال کی تحریک کو خلاف ضابطہ قرار دیکر مسترد کر دیا۔

(بقیہ مضمون صفحہ ۲ کا)

آہستہ کئی ایک اسلام کو قبول کر لیں گے۔ جہاں کہیں اس ملک میں آئندہ مشن کا مرکز قائم ہو سب سے اول اس امر کی کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ ایک مسجد اور مکان رہائش مستقل طور پر اپنا ہو خواہ وہ کتنا ہی چھوٹا اور ارزاں قیمت کا ہو اپنا مستقل مکان ہونے کے بغیر مشن کا استحکام نہیں ہوتا۔ اور بار بار مکانوں کے تبدیل کرنے سے بہت سا کیا ہوا کام ضائع ہو جاتا ہے۔ اور ہر تبدیلئے مکان کے وقت گویا نئے سرے سے مشن جاری کرنا پڑتا ہے۔ اسکے بعد سب سے پہلی اور بڑی ضرورت یہ ہے کہ قرآن شریف کا ایک مختصر اور ارزاں ترجمہ اپنا کیا ہوا ہو جب ہم لوگوں کو مسلمان کرتے ہیں تو انکو ایک ترجمہ قرآن شریف کا بھی جو ہمارے نزدیک ہر طرح قابل اعتبار ہو ہر شخص آسانی سے خرید سکے نہیں دے سکتے تو یہ امر سلسلہ کی ترقی میں اکثر حرج واقعہ کرتا ہے تیسری بات یہ ہے کہ رسالہ مسلم سن رائز کی اشاعت کو بہت ترقی دیجاوے اور اس کیواسطے مستقل خریدار پیدا کئے جاویں اسکے لئے سر دست ہندوستان سے احباب کی امداد کی ضرورت ہے امید ہے کہ ایک سال کے عرصہ میں یہ رسالہ اپنے خرچ پر چل سکیگا بشرطیکہ جو رقم اسکی امداد اور چندے کی جمع ہو۔ وہ صاحب افسر خزانہ قادیان ماہ بماہ یہاں بھیجتے رہیں۔ اور سال بھر اپنے پاس نہ رکھ چھوڑیں۔ جیسا اس دفعہ انہوں نے کیا۔

ایام پیری اور درد کی شدت میں [illegible] کا جانا اگرچہ بہت مصیبت کا وقت ہوتا ہے۔ لیکن دعاؤں کا موقع بھی ایسے ہی وقت میں ہوتا ہے جبکہ انسان سب طرف سے ناامید ہو کر یہ سمجھنے لگتا ہے۔ کہ اب اسکا آخری وقت ہے۔ اور خدا تعالیٰ سے ملاقات کا وقت قریب ہے۔ ایسے وقت میں انسان دنیاوی نفع و نقصان کے خیالات سے صاف ہو کر اپنے خالق حقیقی کیطرف جھکا ہوا ہوتا ہے۔ مینے ایسے وقت میں اپنے سارے احباب کیلئے نام بنام بھی دعائیں کیں ہیں۔ اور مجموعی طور پر بھی دعائیں کی ہیں۔ میں ان سب کے نام یہاں نہیں لکھ سکتا لیکن حتی الوسع مینے کسیکو بھلایا نہیں۔ اور نہ صرف ہندوستان بلکہ دیگر ملکوں کے تمام گوشوں میں بھی نظر کی ہے۔ اور اللہ پاک کی کرم فضل رحم۔ پردہ پوشی اور غریب نوازی پر بھروسہ رکھتا ہوں کہ وہ سب دعائیں قبول ہوئیں میں اپنی اولاد کیواسطے کچھ لکھنا نہیں چاہتا انکو اللہ تعالےٰ کے سپرد کرتا ہوں اور یقین کرتا ہوں کہ ہر حالت میں وہی انکا حافظ۔ ناصر اور مددگار ہوگا۔ ہاں دعا کرتا ہوں۔ کہ جو احباب میری اولاد اور میرے عزیزوں کے ساتھ پیار الفت کریں اللہ تعالیٰ ان سے پیار و الفت کرے آمین ثم آمین حضرت مسیح موعود کے طفیل اللہ تعالیٰ نے مجھے دلی خلوص سے پیار کرنیوالوں کی ایک بہت بڑی جماعت عطا فرمائی ہے ان سب کے لئے روزانہ دعا کرنا میں اپنا فرض سمجھتا رہا ہوں۔ اور خاص وقتوں میں بھی دعائیں کی ہیں۔ اور عالم ثانی میں بھی صادق [illegible] اپنے محبین [illegible] اللہ کریم کے حضور ہمیشہ جوش سے دعائیں [illegible]

۴۶۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غیر ممالک کی خبریں

نئے وزیر ہند کے حالات لندن ۱۸ مارچ۔ وائیکونٹ پیل جو مسٹر مانٹیگو کی جگہ وزیر ہند مقرر ہوئے ہیں۔ ایک سابق صدر دیوان کے لڑکے ہیں۔ آپ میں وہ شرط موجود ہے جو مسٹر مانٹیگو کے جانشین کے انتخاب کیلئے کابینہ کی رہنمائی کر رہی تھی۔ کہ جانشین ایک یونی لسٹ اور بیر ہو۔ آپ لارڈ کرزن کی بیماری کے ایام میں دیوان خاص میں کولیشن (متحدہ حکومت) کو چلاتے رہے۔ آئرش بل پر حال ہی میں جو بحث ہوئی ہے۔ اس میں آپ نے جو پرسکون اور ترغیب دہ تقریر کی تھی۔ اس پر آپ کی بہت تعریف ہوئی۔ آپ اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں۔ اور آپ کی نسبت کہا جاتا ہے کہ آپ پیر کے کارونٹ۔ یونی ورسٹی کے ہڈ اور بیرسٹری کے روب کے فرائض برابر انجام دے سکتے ہیں۔ جب آپ دیوان عام کے ممبر تھے تو مشہور حجت کرنے والے تھے۔

ہندوستان کا نیا نائب وزیر لندن ۲۰ مارچ۔ ارل ونٹرٹن نائب وزیر ہند کے عہدہ پر مقرر کر دئے گئے ہیں۔

لارڈ کرزن اور مسٹر مانٹیگو لندن ۱۸ مارچ۔ کل مسٹر مانٹیگو نے کیمبرج میں ہندوستان سے متعلق لارڈ کرزن کے خیالات پر تنقید کی۔ مسٹر مانٹیگو نے وزارت ہند کے عہدے سے دو قدامت پسند مدبروں کے انکار اور دیوان عام کے اس جلسہ میں قدامت پسند جماعت کی ناکامی کا ذکر کرتے ہوئے جو اسے وزیر اعظم کے لئے اعتماد کا ووٹ دینے میں ہوئی۔ بیان کیا۔ کہ مؤخر الذکر کو تسلیم کرنا پڑا کہ وہ تمام تدابیر جو وہ حکومت کو مدد دینے کے لئے اختیار کر رہے ہیں۔ خطرناک ذلت کا موجب ہیں۔

لارڈ ریڈنگ کا استعفیٰ ایک ایسی ہولناک تباہی کا باعث ہوگا جو خیال میں بھی نہیں آسکتی ہندوستان کا امن مشرق قریب کے امن پر منحصر ہے۔

جرمنی میں خفیہ اسلحہ کی تیاری پیرس ۱۷ مارچ۔ دیوان میں وزیر جنگ نے دوسری جنگ کے امکان کو تبدیل کرنے کی ضرورت پر زور دیا اور کہا کہ جرمنی میں سامان جنگ اس کثیر تعداد سے ملا ہے جو ۲۰ ڈویژنوں کے لئے کافی ہے۔ یہ اسلحہ اتحادی کمشن سے خفیہ طور پر تیار کیا گیا ہے۔ وزیر جنگ نے کہا کہ فرانس کے پاس جرمنی سے زیادہ فوج ہونی چاہیئے اس لئے آئندہ فوج کی تعداد پونے پانچ لاکھ ہوگی جو بعد میں ۴ لاکھ بیس ہزار کر دی جائیگی۔

نیروبی میں فساد لندن ۱۷ مارچ۔ دفتر نو آبادیات کا اعلان مظہر ہے کہ نیروبی میں جو فساد ہوا ہے۔ اسمیں ۵ افریقی مارے گئے ہیں۔ سرکاری نقصان جان کچھ نہیں ہوا۔ معاملہ اب سدھر گیا ہے۔

باسفورس پر تیل کے ذخائر میں آگ قسطنطنیہ ۲۹ مارچ۔ سٹینڈرڈ آئل کمپنی نے باسفورس پر جو تیل کے ڈپو قائم کئے تھے۔ وہ آتش زدگی سے تباہ ہو گئے۔

لورپول میں روئی کا نقصان لندن ۱۷ مارچ۔ لورپول کے گودام میں آگ لگ جانے سے روئی کی تین ہزار گانٹھیں جلکر خاک ہو گئیں۔

ایجٹیٹروں کی گرفتاریاں لندن ۱۶ مارچ۔ دار العلوم میں سوال کے وقت مسٹر چیمبرلین نے بیان کیا کہ گورنمنٹ عنقریب ایک وہائٹ پیپر (سفید کاغذ) ہندوستان کے ایجٹیٹران کی گرفتاری کے متعلق شائع کرنے والی ہے۔

مصری فوج کا ریویو اور شاہی خیر مقدم قاہرہ ۱۶ مارچ۔ ریزی ڈنڈسی نے ممالک غیر کے وکلا سے درخواست کی ہے کہ وہ اب براہ راست مصری وزارت خارجیہ سے معاملت رکھیں سرکاری طور پر اسکا اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ۱۸ مارچ کو عباسیہ میں مصری فوج کا ریویو ہوگا۔ اور قصر ابادین میں ۲۰ مارچ کو شاہی خیر مقدم ہوگا۔ اب سے ۱۵ مارچ کی تاریخ ہمیشہ ایک قومی تعطیل کی حیثیت سے منائی جائیگی۔

ملک معظم کا پیغام تہنیت سلطان مصر کو قاہرہ ۱۹ مارچ۔ ملک معظم جارج پنجم نے سلطان مصر کو ایک خاص پیغام تہنیت مصر کی آزادی کے موقع پر روانہ کیا ہے۔ جس میں یہ توقع ظاہر کی گئی ہے۔ کہ سلطان فواد کے عہد حکومت میں مصر اپنی آزادی کے ثمرات حاصل کریگا اس کے جواب میں سلطان فواد (جو اب شاہ فواد ہو گئے ہیں) نے لکھا ہے کہ مجھے کامل یقین ہے کہ جدید عہد میں مصر اور برطانیہ کے درمیان دوستانہ تعلقات زیادہ مضبوطی اور استحکام کے ساتھ قائم ہو جائینگے۔ لارڈ کرزن اور مصر کے وزیر خارجہ کے درمیان بھی اسی قسم کے نامہ و پیام ہوئے ہیں۔

مشرق قریب کی کانفرنس لندن ۲۰ مارچ۔ مارشل عزت پاشا وزیر خارجہ بالعالی عازم پیرس ہوئے اور یوسف کمال آج پیرس کی جانب روانہ ہوئے ہیں۔ ہر دو حضرات نے شنبہ کے روز لارڈ کرزن کے ساتھ گفت وشنید کی عزت پاشا نے ایک اخبار کے نمایندے سے ملاقات کے دوران میں تمام ایشیائے کوچک بہ شمولیت سمرنا کے مطالبہ کا اعادہ کیا اور کہا کہ قسطنطنیہ ضرور ترکوں کو واپس ملنا چاہیئے۔ ترکی علاقہ آبنائے کی جہاز رانی کی آزادی منظور کر لیگا۔ بشرطیکہ قسطنطنیہ کی حفاظت کا یقین دلایا جائے۔ انہوں نے قلیل التعداد اقوام کی حفاظت سے متعلق اسی قسم کے انتظامات منظور کئے جیسے کہ نیوالی۔ سینٹ جرمن اور ٹریانن کے معاہدوں میں درج ہیں۔ یوسف کمال نے ایک ملاقات کے دوران میں تھریس اور اناطولیہ کا مطالبہ کیا۔ خبر ہے کہ جب لارڈ کرزن نے ترکی یونانی ہنگامی صلح کی تجویز پیش کی تو یوسف کمال [illegible] جواب دیا کہ ایسے مسئلہ کے متعلق بحث وتمحیص کرنے کا [illegible] اختیار حاصل نہیں بخلاف اس کے جب یوسف کمال نے لارڈ کرزن کی تجاویز کے متعلق دریافت کیا۔ تو لارڈ موصوف نے جواب دیا کہ وہ صرف اتحادیوں کے ساتھ شامل ہو کر تجاویز پیش کر سکتے ہیں یقین

باہتمام شیخ عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کے لئے شائع ہوا